9473 ـ بچيوں كے گڈياں پٹولے حرام تصاوير سے مستثنى

سوال

ميں نے مجسمہ اور مسطحہ تصاوير كے متعلق پڑھا ہے كہ يہ حرام ہيں، تو پھر عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا اون اور كپڑے كے كھلونوں كے ساتھ كيوں كھيلا كرتى تھيں اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے بھى انہيں اس سے كيوں منع نہ كيا ؟
بہت سارے دين اسلام كا صحيح التزام كرنے والے مسلمانوں كى بچياں بھى كھلونوں سے كھيلتى ہيں، اس كا حكم كيا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

يہ اون اور كپڑے كے كھلونے تصاوير شمار نہيں ہوتے، كيونكہ ان ميں نہ تو سر صرف اون وغيرہ كا ايك ٹكڑا ہى ہوتا ہے، اور اس ميں چہرے كے باقى نشانات يعنى نہ تو كان ہوتے ہيں، اور نہ ہى آنكھيں، اور نہ ہى ناك اور منہ، اور جب تصوير سر اور اس ميں موجود نشانات و علامات سے خالى ہو تو اس كى حرمت ختم ہو جاتى ہے.

پھر اگر ہم يہ تسليم بھى كر ليں كہ يہ تصوير ہے، تو اس كا معنى يہ نہيں كہ اس سے مطلقا تصاوير مباح ہو جاتى ہيں، بلكہ يہ تو حرمت ميں سے ايك شرعى غرض كى بنا پر مستثنى ہے، اور وہ يہ كہ بچيوں كى تعليم و تعليم اور پرورش اور ان ميں موجود ماں والى حس كو بڑھانا اور اسے نمو دينا تا كہ وہ مستقبل كے ليے تيار ہو جائيں.

اكثر علماء كرام نے تصاوير اور مجسمے بنانے كى حرمت سے بچيوں كے گڈياں اور پٹولے مستثنى كيے ہيں، مالكيہ، شافعيہ اور حنابلہ كا مسلك يہى ہے، اور قاضى عياض رحمہ اللہ نے بھى اكثر علماء كرام سے اس كا جواز نقل كيا ہے، اور امام نووى رحمہ اللہ نے صحيح مسلم كى شرح ميں قاضى كے قول كى متابعت كرتے ہوئے كہا ہے:

" تصوير كى ممانعت سے وہ كچھ مستثنى ہے جس كا سايہ نہ ہو اور بچيوں كے گڈياں پٹولے، كيونكہ اسميں رخصت وارد ہے، اور اس كا معنى جواز ہے، چاہے وہ گڈياں اور پٹولے اور كھلونے انسان كى شكل و ہيئت يا حيوان كى شكل و ہيئت ميں مجسمہ يا غير مجسمہ ہوں، اور چاہے اس كى حيوانات ميں مثال ملتى ہو يا نہ ملتى ہو، جيسا كہ پروں والا گھوڑا ....

اور جمہور علماء کرام نے اس استثناء کا جواز عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی درج ذیل حدیث سے کیا ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی گڈیوں اور پٹولوں (بچیوں کے کھلونے) سے کھیلا کرتی تھی، اور میری سہیلیاں بھی تھیں جو میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں، اور جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوتے وہ آپ سے شرما کر بھاگ جاتی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں میرے پاس بھیج دیتے تو وہ میرے ساتھ کھیلا کرتی "

اور ایک روایت میں ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ جنگ تبوك یا جنگ خیبر سے واپس تشریف لائے اور میرے طاقچہ (دیوار میں اشیاء رکھنے کے لیے جگہ) پر پردہ لگا ہوا تھا، اسی اثناء میں ہوا چلی تو ایک جانب سے طاقچہ کا پردہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی گڈیوں اور پٹولوں سے پردہ سرک گیا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: اے عائشہ یہ کیا ؟

تو میں نے جواب میں عرض کیا: یہ میری گڈیاں ہیں.

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان ایک گھوڑا دیکھا جسے کپڑے کے پر لگے ہوئے تھے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: یہ ان کے درمیان میں کیا دیکھ رہا ہوں ؟

تو عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے عرض کیا: یہ گھوڑا ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: اور اس پر کیا لگا ہوا ہے ؟

تو انہوں نے عرض کیا: یہ دو پر ہیں، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہنے لگے: گھوڑے کے دو پر بھی ہوتے ہیں ؟

تو عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا عرض کرنے لگیں: کیا آپ نے سنا نہیں کہ سلیمان علیہ السلام کے ایک گھوڑے کے پر تھے ؟

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ: تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے حتی کہ میں نے آپ کی داڑھیں دیکھیں "

مالکی اور شافعی اور حنبلی حضرات نے اس کی تعلیل بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ بچیوں کو اولاد کی تربیت کرنے کی تعلیم دینے کے لیے مستثنی ہے کہ اس غرض کے لیے بچیوں کے لیے کھلونے بنانا جائز ہیں.

اور یہ تعلیل اس میں ظاہر ہوتی ہے چاہے وہ کھلونا انسان کی ہیئت میں ہو، اور یہ اس گھوڑے کے معاملہ میں ظاہر نہیں جس کے دو پر تھے، اس لیے حلیمی نے یہ بھی اور اس کے علاوہ اور بھی تعلیل بیان کی ہے، اس کی کلام درج ذیل ہے:

بچوں کے لیے اس میں دو فائدے ہیں، ایک تو جلدی والا فائدہ ہے اور دوسرا فائدہ دیر والا ہے، جلدی والا فائدہ یہ کہ: بچوں میں نشو و نما کا مادہ پایا جاتا ہے اس سے انسیت، کیونکہ بچہ اگر دلی طور پر خوش ہوگا اور اس کا شرح صدر ہو گا تو اس کی نشو ونما بھی قوی ہوگی، کیونکہ سرور و خوشی دل کو خوش و باغ باغ کر دیتی ہے اور دل خوش اور منبسط ہونے میں روح بھی منبسط ہوتی ہے، اور وہ بدن میں پھلتی پھولتی ہے، اور ا سکا اعضاء و جوارع میں اثر مضبوط ہوتا ہے.

اور دیر والا فائدہ یہ ہے کہ:

وہ اس سے بچوں کی تربیت اور ان سے محبت اور ان پر شفقت کرنا سیکھیں گی، اور یہ چیز کی طبیعت میں شامل ہو جائیگی حتی کہ جب وہ بڑی ہونگی اور تو اپنی اولاد کےلیے بھی وہی کچھ کرینگی جو انہیں اپنے لیے خوش اور اچھا لگتا تھا، کہ اولاد کو بھی اس کا حق ہے.

اور ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں بعض علماء سے یہ دعوی نقل کیا ہے کہ:

کھلونے بنانا حرام ہے، شروع میں جائز تھے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تصاویر سے ممانعت کے عموم کی بنا پر منسوخ کر دیے گئے.

لیکن اس دعوی کا رد یہ ہے کہ نسخ کے دعوی کی بھی اسطرح مخالفت ہے، وہ اس طرح کہ کھلونوں سے کھیلنے کی اجازت بعد میں تھی، وہ اس طرح کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث میں یہ بیان ہوا ہے جو اس کی تاخیر پر دلالت کرتا ہے، کیونکہ اس حدیث میں بیان ہوا ہے کہ یہ واقعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جنگ تبوک سے واپسی کے موقع پر پیش آیا، تو یہ اس کے متاخر ہونے کی دلیل ہے "

الموسوعۃ الفقھیۃ مادۃ تصویر.

واللہ اعلم .